© rasailojaraid.com

وفیات

مسافرانِ آخرت

ادارہ

کاروان ایمان وعزیمت کا سفر، آخرت کی جانب رواں دواں ہے، فناء سے بقاء کی طرف کوچ کرنے والے علماء کرام میں آئے روز اضافہ ہوتا جارہا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے حق میں یہ سال ''عام الحزن'' ہے چنانچہ گزشتہ چند ماہ کے دوران دسیوں چوٹی کے علماء رحلت فرما گئے ہیں، جب کہ شہادتوں سے ہمکنار ہونے والے علماء کرام ان کے علاوہ ہیں۔ پچھلے چند دنوں میں پاکستان کے تین بڑے علماء انتقال کر گئے جن کا مختصر تذکرہ ذیل میں کیا جارہا ہے:

(۱) حضرت مولانا مفتی جمال احمد صاحب رحمہ اللہ: حضرت مفتی جمال احمد صاحب رحمہ اللہ 1926ء میں علاقہ نور رنگ ضلع بنوں میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے علاقے کے مختلف مدارس سے حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم سہارنپور کا سفر کیا اور سب سے پہلے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ اور مولانا عبدالرحمٰن کیمبلپوری وغیرہم سے 1946ء میں دورۂ حدیث مکمل کیا اور سند فراغت حاصل کی۔ پھر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی اور شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب سے بھی دورہ حدیث پڑھا۔ فراغت کے بعد مختلف مدارس میں مدرس رہے تاہم حضرت مفتی زین العابدین صاحب نے انہیں دارالعلوم فیصل آباد میں بلا کر شعبۂ تخصص کا نگران اور استاذ حدیث مقرر کیا چنانچہ 39 سال تک دارالعلوم فیصل آباد میں استاذ الحدیث رہے۔ موصوف گزشتہ محرم الحرام میں خالق حقیقی سے جاملے۔

(۲) حضرت مولانا صبر جمیل صاحبؒ: ہدایہ جیسی مغلق اور شہرۂ آفاق کتاب کے حافظ مولانا صبر جمیل صاحب ضلع مانسہرہ کے مشہور عالم تھے، موصوف نے اپنے زمانے کے ماہرِ فن اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ مولانا 1923ء میں کالا ڈھاکہ کے مشہور گاؤں ''شاہڈک'' میں پیدا ہوئے، ابھی آپ کی عمر کی تین بہاریں مکمل نہیں ہوئی تھی کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور آپ کے چچا ''طور ملا'' نے آپ کی پرورش کی۔ آپ نے اپنی تعلیم اپنے ہی علاقے میں حاصل کرنے کے بعد وہیں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کی علمی پختگی اور فن تدریس میں مہارت کی وجہ سے ملک بھر سے تشنگانِ علوم نے آپ کے اردگرد ڈیرا ڈالنا شروع کردیا چنانچہ آپ کے شاگردوں میں بڑی بڑی شخصیات پیدا ہوئیں۔ 43 سال تک کبھی تہجد کی نماز قضاء نہیں کی۔ 45 سال تک بلا معاوضہ تدریس وامامت کے فرائض انجام دیئے اور 46 سال سے کبھی بے وضو نہیں رہے۔ وہ کالا ڈھاکہ کے بڑے عالم، قاضی القضاء اور جمعیت علماء اسلام مانسہرہ کے سرپرست اعلیٰ تھے۔ شفقتوں، محبتوں اور علم وعمل کا یہ پیکر بھی گزشتہ محرم میں اپنے تمام علاقے کے لوگوں کو سوگوار چھوڑ کر آسودۂ خاک ہوئے۔

(۳) مولانا شفیق الرحمٰن شہید: بنوں کے سب سے قدیم اور کامیاب دینی ادارہ جامعہ عربیہ معراج العلوم، بنوں شہر کے نائب مہتمم مولانا شفیق الرحمٰن ۱۱/ جنوری کو بنوں کینٹ سے شہر کی طرف آتے ہوئے دہشت گردوں نے گولیوں کی بوچھاڑ کر کے انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کردیا۔ مولانا شفیق الرحمٰن مرحوم، مولانا صدرالشہید رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند تھے، جو 70ء اور 77ء میں آئین ساز اسمبلی اور قومی اسمبلی کے رکن، جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا مفتی محمود نور اللہ مرقدہٗ کے معتمد خاص تھے۔ مولانا شفیق الرحمٰن شہید ۲/مئی/۱۹۶۳ء کو بنوں میں پیدا ہوئے۔ اکثر دینی اور اسکول کی تعلیم بنوں ہی میں اپنے والد محترم کی نگرانی میں حاصل کی۔ ۱۹۸۷ء میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی سے دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان سے امتیازی نمبرات کے ساتھ شہادۃ العالمیۃ حاصل کی۔ آپ نے ۱۸/ سال تک جامعہ معراج العلوم میں درس وتدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ تدریس کے ساتھ آپ کو جنون کی حد تک عشق تھا۔ ۱۹۹۰ء میں والد مرحوم کی وفات کے بعد مولانا حفیظ الرحمٰن مدنی اس ادارے کے مہتمم اور آپ نائب مہتمم مقرر ہوئے۔

ماہنامہ وفاق المدارس کے کارکنان، مرحومین وشہید علماء کرام کے افسوس ناک سانحۂ ارتحال پر دلی رنج وملال کا اظہار کرتے ہیں اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل اجرِ جزیل کا طلبگار اور بارگاہ الٰہی میں ان کی مغفرت ورفع درجات کے لئے دعا گو ہیں۔

© rasailojaraid.com